احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

پیر 9فروری 2004ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

پیر 9فروری 2004ء 17 ذوالحج 1424 ہجری 9 تبلیغ 1383ہش جلد 54-89 نمبر 30

دین کیلئے مستعدی

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کی راہ میں ایک دن کیلئے سرحدوں پر گھوڑے باندھنا اور حفاظت کرنا دنیا و مافیہا کی نعمتوں سے بہتر ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب فضل رباط یوم حدیث نمبر 2678)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود کا نواب فتح نواز جنگ سید مہدی حسن صاحب کے نام رقم فرمودہ مکتوب گرامی:

''اخویم مولوی عبدالکریم صاحب نے آپ کا خط مجھے سنایا باعث مسرت اور خوشی ہوا ابتدا سے میری فراست یہ کہتی ہے کہ آپ میں ایک خاص سعادت اور رشد کا ایسا مادہ ہے کہ وہ باوجود کشاکش دنیوی مشاغل کے پھر ہماری طرف کھینچتا رہتا ہے میری دعا ہے کہ خداوند قدیر اس مبارک مادہ کو بہت نشوونما بخشے اور آپ کی عمر اور آسائش میں بہت سی برکت دے کر آپ کے ہاتھ سے بڑے بڑے روحانی کام کراوے مجھے ایسے مردان میدان کی بہت ضرورت ہے جو ایسے پرآشوب زمانہ میں طریق مستقیم پر دین کی نصرت کریں اور وہ جلال جو.......... مدت سے کھو بیٹھا ہے اس کی باز آمد کے لئے اپنی تمام کوشش اور تمام اخلاص سے زور لگا دیں۔ یہ مختصر زندگی بہرحال ختم ہو جاوے گی وہ لوگ بھی نہ رہیں گے جو.......... کے اعلیٰ مقاصد صرف اسی قدر سمجھتے ہیں جو یہ قوم.......... کہلاتی ہیں اہل یورپ کے دوش بدوش ہو جائیں اور ان کے اقبال اور صفات اور چال چلن سے پورا حصہ لے لیں۔ اور نہ وہ لوگ رہیں گے جو.......... روحانیت کے قائم کرنے کے لئے دن رات خداوند جلیل کے سامنے روتے ہیں مگر میں جانتا ہوں کہ موخرالذکر لوگ بہت مبارک ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر پہلے سے.......... میں ایسی ہی ذریت ہوتی کہ وہ یورپ سے مشابہت پیدا کرنے کے عاشق ہوتے تو کبھی سے.......... کا خاتمہ ہو جاتا۔

ہم اس بات سے نہیں روکتے کہ حد اعتدال تک دنیا کی لیاقتیں حاصل کی جائیں مگر ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا نہ کرے کہ.......... پر وہ دن آوے کہ ان کے مردوں اور عورتوں کی ایسی زندگی ہو جیسا کہ عام اہل یورپ مثلاً خاص لنڈن اور پیرس میں نمونہ پایا جاتا ہے چونکہ زمانہ اپنی تاریکی کی انتہا تک پہنچ گیا ہے اس لئے اکثر لوگوں کی آنکھوں سے.......... خوبیاں مخفی ہو گئی ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ یورپ کے قدم بقدم چلیں یہاں تک کہ حکم قرآنی (-) کو بھی الوداع کہہ کر اپنی پاکدامن عورتوں کو یورپ کی ان عورتوں کی طرح بنا دیں جن کو نیم بازاری کہہ سکتے ہیں۔ آپ کی ملاقات کا بہت شوق ہے خدا جلد نصیب کرے۔

والسلام خاکسار میرزا غلام احمد

(الحکم 31/ اکتوبر 1902ء، صفحہ 15)

مدرسۃ الحفظ طالبات میں داخلہ

مدرسۃ الحفظ طالبات میں داخلہ سال 2004ء کے لئے والدین درخواستیں بنام پرنسپل عائشہ دینیات و مدرسۃ الحفظ طالبات ربوہ سادہ کاغذ پر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ جمع کروائیں۔

- نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش۔ ایڈریس مع ٹیلی فون نمبر
- برتھ سرٹیفکیٹ کی کاپی
- درخواست پر صدر جماعت /امیر جماعت کی تصدیق لازمی ہے۔

اہلیت

- امیدوار کے لئے ضروری ہے کہ داخلہ کے وقت اس کی عمر گیارہ سال سے زائد نہ ہو۔
- امیدوار پرائمری پاس ہو
- قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔
- عمومی صحت اچھی ہو۔
- امیدوار کا حفظ قرآن میں ذاتی شوق و دلچسپی ضروری ہے۔ درخواستیں دفتر پرنسپل میں جمع کرانے کی آخری تاریخ 22 مارچ 2004ء ہے۔

انٹرویو مورخہ 4۔ اپریل 2004ء بروز اتوار صبح 8 بجے عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ (لجنہ ہیرکس) میں ہوگا۔

کامیاب امیدواران کی لسٹ مورخہ 6۔ اپریل 2004ء صبح 8:00 بجے نوٹس بورڈ پر لگادی جائے گی۔

کلاسز کا آغاز 11۔ اپریل 2004ء سے ہوگا۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیات بمد گندم کھاتہ نمبر 981-4550/3 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

شمائل احمد

شفقت اور نوازش

ڈاکٹر عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت مسیح موعود سے نیاز حاصل کرنے کے لئے لاہور سے دو دن کی رخصت لے کر آیا۔ رات کی گاڑی پر بٹالہ اترا اس لئے رات کو وہیں رہا۔ اور صبح سویرے اٹھ کر قادیان کو روانہ ہوگیا۔ اور ابھی سورج تھوڑا ہی نکلا تھا کہ یہاں پہنچ گیا۔ میں پرانے بازار کی طرف سے آرہا تھا جب میں (۔) اقصیٰ کے قریب جو بڑی حویلی (ڈپٹی شنکر داس کی حویلی) ہے وہاں پہنچا تو میں نے اس جگہ حضرت مسیح موعود کو ایک مزدور کے پاس جو کہ اینٹیں اٹھا رہا تھا کھڑے ہوئے دیکھا حضرت صاحب نے بھی مجھے دیکھ لیا آپ مجھے دیکھتے ہی مزدور کے پاس سے آکر راستہ پر کھڑے ہوگئے۔ میں نے قریب پہنچ کر سلام کہا آپ نے وعلیکم السلام فرمایا اور فرمایا کہ اس وقت کہاں سے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں رات بٹالہ رہا ہوں اور اب حضور کی خدمت میں وہاں سے سویرے چل کر حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ پیدل آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں حضور۔ افسوس کے لہجے میں فرمایا کہ تمہیں بڑی تکلیف ہوئی ہوگی۔ میں نے عرض کیا کہ حضور کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ آپ نے فرمایا اچھا بتاؤ چائے پیو گے یا لسی میں نے عرض کیا کہ حضور کچھ بھی نہیں پیوں گا۔ آپ نے فرمایا تکلف کی کوئی ضرورت نہیں ہمارے گھر گائے ہے جو کہ تھوڑا سا دودھ دیتی ہے گھر والے چونکہ دہلی گئے ہوئے ہیں اس لئے اس وقت لسی بھی موجود ہے اور چائے بھی جو چاہو پی لو۔ میں نے کہا حضور لسی پیوں گا آپ نے فرمایا اچھا چلو (۔) مبارک میں بیٹھو میں (۔) آکر بیٹھ گیا تھوڑی دیر کے بعد بیت الفکر کا دروازہ کھلا۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضور ایک کوری ہانڈی معہ کوری چینی کے جس میں لسی تھی خود اٹھائے ہوئے دروازہ سے نکلے چینی پر نمک تھا اور اس کے اوپر ایک گلاس رکھا ہوا تھا۔ حضور نے وہ ہانڈی میرے سامنے لاکر رکھ دی اور خود اپنے دست مبارک سے گلاس میں لسی ڈالنے لگے میں نے خود گلاس پکڑ لیا۔ اتنے میں چند اور دوست بھی آگئے میں نے انہیں بھی لسی پلائی اور خود بھی پی۔ پھر حضور خود وہ ہانڈی اور گلاس لے کر اندر تشریف لے گئے۔ حضور کی اس شفقت اور نوازش کو دیکھ کر میرے ایمان کو بہت ہی ترقی ہوئی اور یہ حضور کے اخلاق کریمانہ کی ایک ادنیٰ مثال ہے۔

(سیرۃ مسیح موعود ص 132)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

111

پرحکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

تعلیم ایک بڑا نشان ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

میرے نزدیک اشاعت مذہب کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ وہ مذہب اپنی خوبیوں اور حسن کی وجہ سے خود ہی روح کے اندر چلا جاوے اور اس کے لئے بیرونی کوشش کرنی نہ پڑے۔ مثلاً بعض چیزیں ایسی ہیں کہ وہ اپنی روشنی کی وجہ سے خود بخود نظر آتی ہیں۔ جیسے سورج، چاند، ستارے وغیرہ اور ایک وہ چیزیں ہیں جو ان روشنیوں کے بغیر نظر ہی نہیں آسکتی ہیں۔ مثلاً چرند پرند وغیرہ کو ہم نہیں دیکھ سکتے، جب تک روشنی نہ آوے۔ پس سچا مذہب اپنی روشنی اور حقانیت وصداقت کے نور سے خود بخود شناخت ہوکر روحوں میں اترتا جاتا ہے اور دلوں کو اپنی طرف کھینچتا جاتا ہے۔ اسی لئے میں نے کہا تھا کہ تعلیم ایک بڑا نشان ہے۔ جس مذہب کے ساتھ تعلیم کا نشان نہیں ہوتا۔ اس کے دوسرے نشان فائدہ پہنچا نہیں سکتے۔ آسمانی تعلیم اپنے اندر ایک روشنی اور نور رکھتی ہے۔ وہ انسانی طریقوں سے بالاتر ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 491)

اٹھوال کا گاؤں آغوش احمدیت میں

ضلع گورداسپور میں ایک گاؤں اٹھوال ہے۔ ستمبر 1913ء میں غیر از جماعت دوستوں نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو مباحثہ کے لئے مدعو کیا۔ مگر جب ان کو بتایا گیا کہ مباحثہ "مسئلہ حیات مسیح" پر ہوگا تو انہوں نے صاف کہہ دیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا جنازہ ہی پڑھ دو۔ جس پر سارا گاؤں آغوش احمدیت میں آگیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 3 ص 467)

ایک داعی الی اللہ کا لیکچر

15 نومبر 1914ء کو داعی الی اللہ حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب رفیق مسیح موعود و مربی سلسلہ نے تھیوسوفی ہال ایسٹ ہیریڈ میں ایک زبردست لیکچر دیا۔ عالی جناب مسٹر ہاگنس ہتھ نے صدارت کی۔ اخبار ہیرو گیٹ نے اس لیکچر کو شائع کیا اور 26 دسمبر 1914ء کے الفضل میں اس کا اردو ترجمہ شائع کیا گیا۔

(الفضل 26 دسمبر 1914)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا دعوت الی اللہ کا جوش

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے جوش "دعوت الی اللہ" کے بارہ میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب لکھتے ہیں:۔

"چوٹ اور اس کی تکلیف، کم خوابی اور اس کا کرب ضعف اور ناتوانی ایک طرف۔ مگر اس حالت میں دعوت الی اللہ کا جوش ایسا ہے۔ کہ برادرم مفتی محمد صادق صاحب واپس آئے تو بڑے شوق کے ساتھ ان کے حالات سفر کو غیر معمولی طور پر سنا۔ اور (دعوت الی اللہ) کا جو کام ان حصوں میں ہوا۔ اس کی تفصیل معلوم کرکے بہت خوش ہوئے۔ پھر خواجہ صاحب (خواجہ کمال الدین صاحب) جب پہلی مرتبہ عیادت کے لئے آئے تو انہوں نے ذکر کیا کہ علی گڑھ میں جو لیکچروں کا انتظام ہوا ہے۔ اس میں پہلا لیکچر میرا ہے صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب کا تار آیا تھا۔ مگر حضور کی ناسازی طبع کے باعث میں نے انہیں اطلاع دی کہ میں نہیں آسکتا اس پر انہوں نے بذریعہ تار حضور کی عیادت کی ہے۔ اور مجھے بلا کر کہا کہ جب تک حضور کی طبیعت درست نہ ہو۔ نہ آؤ۔ فرمایا:۔

"نہیں میری علالت اس (دعوت الی اللہ) کے کام میں روک نہ ہو۔ وہاں ضرور جانا چاہئے انہیں لکھ دو کہ میں اپنے وجود کو کسی طرح پر بھی (دین حق) کے کام میں روک نہیں بنانا چاہتا ہوں۔ میری آرزو تو یہ ہے کہ میں (دین حق) کی خدمت میں زندگی پوری کر دوں۔ تم ضرور جاؤ۔"

(الحکم 7 رجنوری 1911ء صفحہ 5)

"الحکم 7 رجنوری 1909ء کے صفحہ اول پر ایڈیٹر صاحب کا بیان ہے کہ انہوں نے سفر پر روانہ ہوتے وقت جماعت کے لئے پیغام پوچھا .... حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا:۔

باہمت واعظ مطلوب ہیں جو اخلاص وصواب سے وعظ کریں۔ عاقبت اندیش، صرف اللہ پر بھروسہ کرنے والے، دعاؤں کے قائل اور علم پر نہ گھمنڈ کرنے والے علماء مطلوب ہیں جن کو فکر لگی ہو کہ کیا کیا جاوے کہ اللہ راضی ہو"۔ (الحکم 7 راگست 1909ء صفحہ 1-2)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

تاریخ افغانستان کا ایک باب امراء افغانستان کے انگریز حکومت سے تعلقات

تخت نشینی سے لے کر وفات تک امیر عبدالرحمان انگریزی حکومت سے وظیفہ لیتے رہے

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

(قسط دوم)

ایوب خان کو شکست

اس دوران ایوب خان کی فوج نے آگے بڑھ کر قندھار کا محاصرہ شروع کر دیا۔ ہندوستان سے کوئٹہ کے راستے آنے والی فوج کئی ہفتے تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔ چنانچہ قندھار کو بچانے کے لئے ضروری تھا کہ کابل میں متعین فوج قندھار کی طرف پیش قدمی کرے۔ لیکن اس راستے میں دو پیچیدگیاں تھیں۔ پہلی تو یہ کہ کابل غیر محفوظ ہو جاتا تھا۔ اور دوسرے یہ کہ اگر راستے میں ان متحرک فوجی دستوں کو رسد نہ ملتی یا اگر ان پر حملے کیے جاتے تو سارا منصوبہ تباہ ہو سکتا تھا۔ انگریزوں کے یہ دونوں مسائل امیر عبدالرحمٰن نے حل کر دیئے۔ انہوں نے کابل کی صورت حال کو سنبھالے رکھا کہ وہاں کوئی نہ سر اٹھا سکے اور راستے کے تمام سرداروں سے خط و کتابت کر کے انہیں راضی کیا کہ وہ انگریز افواج کو رسد مہیا کریں، ان سے تعاون کریں اور ان پر کسی قسم کا حملہ نہ ہو۔ چنانچہ اس طرح امیر عبدالرحمٰن کے تعاون سے انگریز افواج قندھار کی طرف بڑھنا شروع ہوئیں۔ اگست کے اختتام پر یہ افواج قندھار پہنچ گئیں۔ ان کی آمد سے قبل ہی ایوب خان کی فوج نے پوزیشن بدل کر بابا والی کوتال میں خیمے لگا لیے تھے۔ تربیت اور آلات حرب کے لحاظ سے دونوں افواج بالکل غیر متوازن تھیں۔ ایوب خان اپنے سے کئی گنا زیادہ طاقتور دشمن کا مقابلہ کر رہے تھے۔ دشمن کی مدد کے لئے تازہ دم افواج کوئٹہ کے راستے افغانستان کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ اور دوسری طرف ان کے بہت سے ہم وطن امیر عبدالرحمٰن کی قیادت میں انگریزوں کی مدد کر رہے تھے۔ بہرحال دونوں افواج کا ٹکراؤ ہوا اور ایوب خان کی فوج کو مکمل شکست ہوئی۔ انگریزوں نے قندھار کو بھی امیر عبدالرحمٰن کی عملداری میں دے دیا۔ یہ تھی کہانی کہ کس طرح امیر عبدالرحمٰن نے حکومت حاصل کی۔

عبدالرحمٰن کو انگریزوں کی مالی امداد

اب یہ دیکھتے ہیں کہ اپنے بیس سالہ دور حکومت میں امیر عبدالرحمٰن کے سلطنت برطانیہ کیساتھ کیسے تعلقات رہے۔ سب سے پہلے تو یہ بات قابل ذکر ہے کہ تخت پر بیٹھنے سے لے کر اس دنیائے فانی سے کوچ کرنے تک امیر عبدالرحمٰن بڑی باقاعدگی سے انگریز حکومت سے وظیفہ لیتے رہے تھے۔ 1883ء میں وائسرائے ہندوستان نے ان کا بارہ لاکھ روپے سالانہ کا وظیفہ مقرر کیا تھا۔ اس مدد کا اولین مقصد یہ تھا کہ اس سے وہ اپنی فوجیں منظم کر سکیں۔ حیرت تو ان پر ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ امیر عبدالرحمٰن انگریزوں کے خلاف سینہ تان کر ڈٹے ہوئے تھے اور وہ کسی ایسے آدمی کا زندہ رہنا بھی گوارہ نہیں کر سکتے تھے جو انگریزوں کے خلاف مذہبی جنگ شروع کرنے کا حامی نہ ہو۔ گویا انگریز ان کی مالی مدد اس لئے کر رہے تھے تا کہ اس سے وہ اپنی افواج منظم کر کے ہندوستان کے انگریز حکمرانوں پر دھاوا بول دیں۔ کاش یہ مصنفین کتاب لکھنے سے قبل ایک آدھ کتاب پڑھ بھی لیا کریں۔

(A History of Afghanistan by Percy Sykes Vol 2 page 159)

انگریزوں کی خارجہ پالیسی

یہ سرپرستی صرف مالی مدد تک محدود نہیں تھی بلکہ امیر عبدالرحمٰن کے عہد میں افغانستان کے خارجہ تعلقات کے معاملات ہندوستان کی انگریز حکومت کے سپرد تھے۔ انہوں نے کبھی کسی مسلمان ملک میں اپنے نمائندے یا سفیر مقرر نہیں کئے تھے۔ اپنے دور حکومت میں واحد بیرونی دورہ ہندوستان کا کیا تھا۔ جس میں انہوں نے انگریز افسران سے مذاکرات کئے تھے۔ اس دوران جب ایک روسی جرنیل نے پنجدہ کے مقام پر کچھ افغان علاقے پر قبضہ کیا تو برطانوی حکومت نے اس کا بہت سختی سے نوٹس لیا اور برطانوی حکومت نے امیر عبدالرحمٰن کی حمایت کا اعلان کیا۔ ان کی مدد کے لئے جنگی بجٹ کے لئے کارروائی بھی شروع کر دی گئی تھی لیکن پھر یہ بحران مذاکرات کے ذریعہ حل کر لیا گیا تھا۔ اس طرح دونوں دوست مشکل میں ایک دوسرے کے کام آتے رہے۔

عبدالرحمٰن کی ناکام خواہش

امیر عبدالرحمٰن انگلستان سے تعلقات کو ایک خاص اہمیت دیتے تھے۔ انہوں نے کبھی ترکی کی سلطنت عثمانیہ یا ایران جیسے اسلامی ممالک کے ساتھ سفارتی تعلقات استوار کرنے کی کوشش تک نہیں کی لیکن اس بات کی شدید خواہش رکھتے تھے کہ کسی طرح براہ راست برطانیہ کی حکومت سے تعلقات پیدا ہو جائیں اور انہیں اپنے معاملات وائسرائے ہندوستان کے توسط سے پیش نہ کرنے پڑیں۔ بلکہ وہ براہ راست لندن سے رابطہ رکھیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے انہوں نے بار بار کوششیں کیں۔ اور اس درخواست کے ساتھ اپنے بیٹے سردار نصر اللہ خان کو بھی انگلستان بھجوایا مگر حکومت برطانیہ نے ان کی یہ درخواست منظور نہ کی۔ امیر عبدالرحمٰن کو اس بات کا شدید قلق تھا۔ اور انہوں نے بارہا اس بات پر شکوہ بھی کیا تھا۔

(Under the Absolute Amir of Afghanistan by Frank Martin 110-111)
(A History of Afghanistan by Percy Sykes page 193-195)

لیکن اس کے باوجود اپنی رعیت کے سامنے جن کی اکثریت ناخواندہ تھی، وہ اکثر روس اور برطانیہ کی حکومتوں کے خلاف آتش فشاں قسم کے اعلانات جاری کرتے رہتے تھے۔ باوجود اس حقیقت کے کہ وہ تمام عمر میں ان دونوں طاقتوں میں سے کسی ایک سے ضرور وظیفہ وصول کرتے رہے تھے۔ یہ بیان بازی انگریزوں کے علم میں تھی۔ ان کے مقاصد حاصل ہو رہے تھے اس لئے وہ اس سے صرف نظر کرتے تھے۔

(A History of Afghanistan by Percy Sykes Vol 2 page 169-170)

انگریزوں کو اپنا دوست سمجھیں

1893ء میں ہندوستان کی حکومت کے سیکرٹری خارجہ مارٹیمر ڈیورنڈ (Mortimer Durand) نے ہندوستان اور افغانستان کے درمیان حد بندی کے معاملات طے کرنے کے لئے کابل کا دورہ کیا۔ اور اس دورے کے دوران امیر عبدالرحمٰن اور دیگر عمائدین سلطنت سے مذاکرات کئے۔ اس وفد میں جوان فوجی افسر میک موہن (Macmohan) بھی شامل تھے۔ ان کا تعلق فوج سے تو تھا لیکن اس کے علاوہ وہ فری میسن تنظیم کے رکن بھی تھے۔ (اس تنظیم کی کیا اہمیت تھی اس کا ذکر بعد میں آئے گا) اس وفد کے قیام کا انتظام ولی عہد سردار حبیب اللہ کے گھر میں تھا۔ مذاکرات خوشگوار ماحول میں ہوئے۔ معاہدہ طے پایا اور اختتام پر انگریز مہمانوں کے اعزاز میں ایک دربار منعقد ہوا اس میں سینکڑوں سرداروں نے شرکت کی۔ امیر نے اس دربار میں تقریر کرتے ہوئے تمام عمائدین سلطنت کو نصیحت کی کہ وہ انگریزوں کو اپنا دوست سمجھیں اور اپنے بچوں میں بھی انگریزوں سے دوستی کے جذبات پیدا کریں۔ اور برملا اعلان کیا کہ ہم انگریزوں کے قبضے میں کسی علاقے کے متعلق کوئی عزائم نہیں رکھتے۔ اس تقریر کے دوران بار بار موجود معززین ''منظور منظور'' کے نعرے لگاتے رہے۔

(A History of Afghanistan Vol 2 page 173-177)

حب الوطنی کا مظاہرہ

اس معاہدے کے تحت جب پارہ چنار اور کرم کے علاقے میں ہندوستان اور افغانستان کے درمیان حد بندی کی گئی تو افغانستان کی طرف سے گورنر شیر یندل خاں اور حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نمائندے مقرر کئے گئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے جب نقشے ملاحظہ فرمائے تو انکشاف ہوا کہ معاہدے کے برخلاف کافی علاقہ انگریزوں کی عملداری میں دکھایا گیا ہے۔ چنانچہ آپ نے پارہ چنار جا کر نئے نقشے تیار کروائے اور اس طرح منصفانہ حد بندی ممکن ہوئی۔ امیر عبدالرحمٰن اور ان کے حواری موالی تو صرف انگریز دوستی کا دم بھر کر فارغ ہو گئے تھے لیکن جب عملاً اپنے وطن کے مفادات کے تحفظ کا سوال اٹھا تو حضرت صاحبزادہ صاحب کی بیدار مغزی ہی کام آئی۔

(شیخ عجم، مصنفہ میر مسعود احمد صاحب صفحہ 48-47)

انگریز امیر عبدالرحمٰن سے بہت خوش تھے اور اس وجہ سے تاج برطانیہ نے انہیں Grand Cross of Bath کا تمغہ بھی عطا کیا تھا۔ امیر نے یہ اعزاز بڑی خوشی سے قبول کیا اور کہا کہ ان کی خواہش ہے کہ وہ انگریزوں کے رقیب روس کے خلاف یہ تمغہ سینے پر سجا کر لڑیں۔

(A History of Afghanistan Vol 2 page 193)

انگریزوں پر حملے

اب ان مصنفین کی طرف آتے ہیں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ امیر عبدالرحمٰن یا ان کی حکومت نے ہندوستان کی مغربی سرحد پر آفریدی، مہمند اور محسود قبائل کی دل کھول کر مدد کی تھی۔ ان سرحدی قبائل نے انیسویں صدی کے اختتام پر انگریز حکومت کے خلاف تحریک چلائی تھی۔ پشاور اور بنوں میں کئی انگریزوں پر حملے کر کے انہیں قتل کر دیا تھا۔ اس تحریک کے پیچھے ملا ہڈہ، کی شخصیت تھی۔ اور یہ لکھنے والے اس کو امیر عبدالرحمٰن کے شاندار جذبہ حریت کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اور اپنی جان کی قربانی دینے والے

احمدیوں پر الزام لگاتے ہیں کہ ان کی پرامن تعلیمات کی وجہ سے اس تحریک کو نقصان پہنچ سکتا تھا۔

سرحدی قبائل کا مسئلہ

اب حقائق کو دیکھتے ہیں کہ ان سرحدی قبائل کی مدد کے لئے امیر عبدالرحمٰن نے کیا کچھ کیا۔ سب سے پہلے تو یہ بات قابل ذکر ہے کہ:

1893ء میں جب مارٹیمر ڈیورنڈ (Mortimer Durand) نے امیر عبدالرحمٰن سے معاہدہ کیا تو اس وقت امیر عبدالرحمٰن نے یہ طے کر لیا تھا کہ یہ قبائل انگریزوں کے زیر اثر شمار ہوں گے۔ اور امیر ان میں مداخلت نہیں کریں گے۔ ایک شاطر حکمران کی حیثیت سے انہوں نے یہ رعایت مفت میں نہیں دی تھی بلکہ اس کے عوض انہوں نے لے دے کر کے انگریزوں سے ملنے والی سالانہ مدد میں اضافہ کروایا تھا۔ اس معاہدے کے بعد یہ رقم 12 لاکھ سالانہ سے بڑھا کر 18 لاکھ سالانہ کر دی گئی تھی۔ اس معاہدے کی شق نمبر 2 میں درج تھا کہ امیر ڈیورنڈ لائن کے اس پار مداخلت نہیں کریں گے اور شق نمبر 7 میں درج تھا کہ سالانہ مدد میں 6 لاکھ روپے کا اضافہ کیا جائے گا۔ اسی شق میں اس بات کا اقرار بھی لکھا گیا تھا کہ حکومت برطانیہ امیر عبدالرحمٰن کے جذبہ خیر سگالی سے پوری طرح مطمئن ہے اور وہ اسلحہ خریدنے میں امیر کی مدد بھی کرے گی۔

(An Advanced History of India by Majumdar, Raychaudhrit, K.Dattar Page 837, A History of Afghanistan by Percy Sykes Vol 2 Page353-354)

اتنا ضرور ہے کہ انہوں نے ایک مرحلے پر جہاد بالسیف کی حمایت میں رسالہ، تقویم الدین، شائع کروایا تھا۔ لیکن یہ کوئی نئی بات نہیں تھی۔ اس سے قبل بھی وہ روس کے علاوہ برطانیہ کے خلاف شاہی فرمان جاری کرتے رہتے تھے اور درحقیقت وہ ان سے تعاون کر رہے ہوتے تھے۔

امیر عبدالرحمٰن کو تنبیہ

1897ء میں ہندوستانی حکومت کو یہ اطلاع ملی کہ امیر عبدالرحمٰن نے یا ان کے بعض سرداروں نے ان قبائل کی کچھ مدد کی ہے جو انگریز حکومت کے خلاف تحریک چلا رہے تھے۔ اس پر ہندوستان کی حکومت کی طرف سے امیر عبدالرحمٰن کے نام تنبیہ کے خطوط لکھے گئے۔ ان میں سے ایک خط میں اس بات کی طرف بھی اشارہ تھا کہ اگر اس غلطی کو دہرایا گیا تو ان کو تخت سے محروم کر دیا جائے گا۔ یہ کاغذی کارروائی ہی کافی تھی۔ اس وقت ایک انگریز انجینئر فرینک مارٹن (Frank Martin) امیر کی ملازمت میں چیف انجینئر تھے وہ لکھتے ہیں کہ اس پر امیر عبدالرحمٰن نے اہم اراکین سلطنت کا ایک دربار بلایا اور انہیں یہ خط پڑھ کر سنایا گیا۔ پھر امیر نے دربار میں موجود عمائدین کو کہا کہ ان کی غلطیوں کی وجہ سے ان کے اتحادی انگریزوں کے سامنے انہیں شرمندہ ہونا پڑ رہا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے انگریز چیف انجینئر فرینک مارٹن کو بلایا اور انہیں بتایا کہ وہ خود قبائلیوں کی شورش سے بہت تنگ ہیں، جو ملا ہڈہ اور نجم الدین اخوندزادہ کی سرکردگی میں یہ تحریک چلا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کے چچا شیر علی کے دور حکومت میں ملا ہڈہ کو کھلی چھٹی دی گئی تھی لیکن انہوں نے اقتدار میں آ کر اس کو گرفتار کرنے کی کئی مرتبہ کوشش کی ہے لیکن ہر دفعہ وہ ہاتھ سے نکلتا رہا ہے۔ اس کے علاوہ امیر عبدالرحمٰن نے اس بات پر برہمی کا اظہار کیا کہ انگریز حکومت نے انہیں خط لکھا ہے کہ وہ بیس سال وفادار رہے ہیں لیکن اب ان کی سرگرمیاں مشکوک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب میں بیس سال سے وفادار رہا ہوں تو اب مجھ پر شک کیوں کیا جا رہا ہے۔

انگریزوں کو امیر عبدالرحمٰن کے خلاف کسی کارروائی کی ضرورت نہیں پڑی کیونکہ جب جلال آباد میں اس جہادی گروپ کے لئے رضا کاروں کی بھرتی کا کام شروع ہوا تو نہ صرف امیر عبدالرحمٰن کی حکومت نے یہ بھرتی جبراً رکوا دی بلکہ اس کے کرتا دھرتا افراد کو گرفتار کر کے جیل بھجوا دیا۔

(Under the Absolute Amir of Afghanistan page 112-113)

معلوم ہوتا ہے کہ اس کارروائی سے انگریز حکومت مطمئن ہو گئی اور خوشگوار تعلقات بدستور قائم رہے۔ اور امیر عبدالرحمٰن کو وظیفہ بھی بدستور ملتا رہا۔

تو یہ دعویٰ کہ تحریک چلانے والے قبائلیوں کو امیر عبدالرحمٰن کی پوری مدد حاصل تھی اور اس سے امیر کا جذبہ جہاد ظاہر ہوتا ہے اور چونکہ حضرت مولوی عبدالرحمٰن کے عقائد اس تحریک کے خلاف تھے۔ اس لئے امیر عبدالرحمٰن کو ان کے خلاف انتہائی قدم اٹھانا پڑا، جب تاریخی حقائق کی روشنی میں اسے دیکھا جائے تو یہ ایک مضحکہ خیز دعویٰ ہے۔ امیر عبدالرحمٰن تو خود انگریزوں کی ہدایت پر اس تحریک کے سرکردہ افراد کو گرفتار کرتے پھر رہے تھے۔ اتنا ضرور ہے کہ اپنے عوام کے سامنے وہ انگریزوں کے خلاف جدوجہد کرنے کے دعوے گاہے بگاہے ضرور کرتے رہتے تھے۔ اور حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب پر یہ فرد جرم ضرور لگائی گئی تھی کہ وہ جہاد بالسیف کی مخالفت کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں امیر عبدالرحمٰن کے دل میں کتنا جذبہ حریت تڑپ رہا تھا، مندرجہ بالا حقائق اس کی کافی وضاحت کر دیتے ہیں۔

تاریخی حقائق تو یہ بتاتے ہیں کہ امیر عبدالرحمٰن نے مسلمانوں پر تو فوج کشی کی، اپنی رعیت پر تو مظالم کئے، کسی کی آنکھیں نکلوا دیں، کسی کی کھال کھنچوائی اور کسی کو قتل کروا دیا لیکن انگریزوں کے خلاف کبھی کوئی خاطر خواہ قدم نہیں اٹھایا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب سے امیر کی محبت

حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کے قتل کے وقت ابھی حضرت مولوی عبداللطیف صاحب قادیان نہیں گئے تھے اور نہ ہی انہوں نے باقاعدہ طور پر بیعت کی تھی لیکن چونکہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب آپ کے شاگرد تھے اس لئے ان کو خیر خواہوں نے مشورہ دیا کہ پیشتر اس کے کہ آپ کے خلاف کوئی شکایت ہو اور امیر آپ کے خلاف قدم اٹھائے آپ خود ہی امیر کے پاس چلے جائیں۔ امیر آپ کی عزت کرتا ہے وہ آپ سے مل کر خوش ہوگا۔ چنانچہ صاحبزادہ صاحب کابل چلے گئے۔ امیر عبدالرحمٰن آپ سے مل کر خوش ہوا اور اس کی اجازت سے آپ کابل میں رہنے لگے۔ اس وقت امیر کی صحت تیزی سے گر رہی تھی۔ وہ بالا حصار کے قلعے کے اندر اپنے محل میں مقیم تھا۔ اس کی خواہش ہوتی تھی کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب اس سے بار بار ملتے رہیں چنانچہ آخری بیماری میں بھی صاحبزادہ صاحب اس کے کمرے میں اس سے ملنے جاتے تھے۔

حضرت مسیح موعود کا الہام

اس پس منظر میں 30 ستمبر کو بارہ بجے رات کو حضرت اماں جان نے ایک رویا دیکھی اور اس وقت آپ نے حضرت مسیح موعود کو اس رویا کے متعلق بتایا۔ اس کے کچھ دیر بعد حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا۔

''فری میسن مسلط نہیں کئے جائیں گے کہ اس کو ہلاک کریں''

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''فری میسن کے متعلق میرے دل میں گزرا کہ جن کے ارادے مخفی ہوں.........غرض یہ کیسی لطیف بات ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس میں عظیم الشان بشارت اور پیشگوئی رکھ دی ہے۔ لوگ ہمارے قتل کے ارادے کریں گے۔ مگر خدا تعالیٰ ان کو ہم پر مسلط نہیں کرے گا۔

(الحکم مورخہ 10 اکتوبر 1901ء)

امیر عبدالرحمٰن کا انتقال

یکم اکتوبر 1901ء کو فجر سے قبل حضرت مسیح موعود کو یہ الہام ہوتا ہے اور چوبیس گھنٹے کے اندر یکم اکتوبر 1901ء کی رات کو کابل میں ایک اہم واقعہ ہوتا ہے امیر عبدالرحمٰن کا انتقال ہوتا ہے اور اسی وقت غیر رسمی طور پر تمام موجود عمائدین ولی عہد حبیب اللہ خان کو نیا امیر تسلیم کر لیتے ہیں۔

(A History of Afghanistan Vol.II page215-216-Under The Absolute Amir page 126-127)

ایک اعجاز

یہ وہی امیر حبیب اللہ ہیں جنہوں نے ظالمانہ طور پر حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو سنگسار کروایا تھا۔ اور آپ کے اہل وعیال کو طرح طرح کے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا تھا۔ اور یہی وہ حبیب اللہ ہیں جنہوں نے اپنے ہم وطنوں کی مخالفت کے باوجود فری میسن تنظیم میں شمولیت اختیار کی تھی۔ فری میسوں کے متعلق اس الہام کے چوبیس گھنٹے کے اندر ایک ایسے بادشاہ کا تخت نشین ہونا جس کا تعلق فری میسن تنظیم سے بھی ظاہر ہوتا تھا اور اس نے احمدیت کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور بھی لگاتا تھا، ایک اعجاز ہے۔

امیر حبیب اللہ کی انگریز دوستی

جب امیر حبیب اللہ تخت نشین ہوئے اس وقت ہندوستان میں لارڈ کرزن گورنر جنرل تھے۔ امیر حبیب اللہ کا موقف تھا کہ برطانیہ اور ان کے والد کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا وہ خود بخود جاری رہے گا کیونکہ وہ افغانستان اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ تھا۔ لیکن لارڈ کرزن کا کہنا تھا کہ وہ معاہدہ امیر عبدالرحمٰن کے ساتھ ہوا تھا۔ اور نئے امیر کے ساتھ نئے سرے سے معاہدہ ہونا چاہئے اور اس امر کے لئے انہیں ہندوستان آنے کی دعوت دی گئی۔ مگر امیر حبیب اللہ پرانے معاہدے کو جاری رکھنے پر اصرار کر رہے تھے۔ بہت سے لوگوں کا خیال تھا کہ کرزن کے ساتھ اختلافات کی وجہ سے امیر حبیب اللہ کا جھکاؤ برطانیہ کے رقیب روس کی طرف ہو جائے گا۔ لیکن یہ اندازے غلط نکلے۔ وقتی کشیدگی کے باوجود امیر حبیب اللہ نہ روس کی طرف جھکے اور نہ ہی ترکی کی سلطنت عثمانیہ یا ایران جیسے اسلامی ممالک سے رابطوں کی کوشش کی۔ ان د وابستگیوں کے متعلق تمام افواہیں اس وقت ختم ہو گئیں جب 12 دسمبر 1902ء کو ہندوستان کی انگریز حکومت کے نام ان کا ایک اہم خط موصول ہوا۔ اس میں انہوں نے اپنی دوستی کا اعادہ کیا اور اس بات کا اظہار کیا کہ افغانستان اور ایران کے مابین سیستان کے علاقے میں جو سرحد کے معاملے میں اختلاف ہے۔ اس میں افغانستان کی وکالت برطانوی حکومت کرے، گویا اپنے ہمسایہ مسلمان ملک کے ساتھ وہ خود سرحد کا تعین نہیں کرنا چاہتے تھے بلکہ ان کی خواہش تھی کہ وہ یہ اہم کام انگریز حکومت کے سپرد کریں۔

چنانچہ جنوری 1903ء میں برطانوی حکومت کے نمائندے میک موہن (Macmohan) کوئٹہ سے روانہ ہوئے تا کہ وہ امیر حبیب اللہ کی خواہش کے مطابق ایران کے ساتھ سرحد کا تعین کروا سکیں۔ یہ کام انہوں نے پانچ چھ ماہ میں مکمل کیا۔ تاریخ کے نام پر افسانے تحریر کرنے والوں کے لئے یہ بات حیران کن ہوگی کہ جس وقت امیر حبیب اللہ نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو اس جرم کی پاداش میں قتل کروایا کہ وہ مذہب کے نام پر انگریزوں سے جنگ شروع کرنے یا راہ چلتے انگریزوں کو قتل کرنے کے قائل نہیں، اسی دوران انہوں نے اپنی خارجہ پالیسی انگریزوں کے حوالے کی ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ برادر اسلامی ملک سے بھی خود رابطہ نہیں کرتے تھے یہ کام بھی انگریزوں کے توسط سے ہوتا تھا۔

(باقی آئندہ)

احمدی یہ ملک میں یتیموں اور بیوگان کی پرورش کرنے والے بن جائیں۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

رپورٹ: ناصر احمد محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ بینن

بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے بینن میں 'ہومبو' کے مقام پر

احمدیہ مسرور ڈسپنسری کا قیام

خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بینن کی طرف سے بمقام 'ہومبو' ڈیپارٹمنٹ آف پلاتو میں پہلی ڈسپنسری کا قیام عمل میں آیا جو مکرم حافظ احسان سکندر صاحب امیر جماعت احمدیہ بینن کی زیرنگرانی مکرم ڈاکٹر عبدالوحید صاحب خادم اور مکرم مرزا انوار الحق صاحب مربی سلسلہ کی شبانہ روز محنت کا نتیجہ ہے۔

افتتاحی تقریب کا آغاز یکم ستمبر 2003ء کو ہوا تلاوت قرآن کریم کے بعد تقریب کا تعارف پیش کیا گیا اور مکرم ڈاکٹر عبدالوحید خادم صاحب نے اس ڈسپنسری کا مقصد بیان کیا جسے گرد و پیش سے آئے ہوئے تقریباً 350 لوگوں نے پر جوش نعروں اور تالیوں سے سراہا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب کے بعد بینن کے وزیرصحت کے نمائندہ، ڈائریکٹر آف ہیلتھ سروسز نے افتتاحی خطاب کیا۔

اس موقع پر وہاں کے میئر اور ڈائریکٹر نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے جماعت کی انسانی خدمات اور اخلاص کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ جو نیک خدمات کر رہی ہے جو ہم بھول نہیں سکتے۔

تقریب میں آئے ہوئے ایک ممبر نے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ: میں پہلے یوسف تھا، پھر جوزف ہوگیا مگر اب جماعت احمدیہ کے اخلاص اور خدمت دین کے جذبہ سے مجھے دین کی حقیقی روح کا علم ہوا ہے۔

اس تقریب کے اختتامی خطاب میں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ بینن نے کہا کہ ہم خدا کی محبت کو اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک انسان سے محبت نہیں کرتے۔ یہ ڈسپنسری بھی اس لئے قائم کی جا رہی ہے تا انسانی محبت بڑھے۔ اور یہ بینن میں پہلی ڈسپنسری ہے جو اس ملک میں خلافت خامسہ کے دور کی بھی پہلی ہی ڈسپنسری ہے۔ خطاب کے اختتام پر مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور پھر آپ کے ہمراہ حکومتی عہدیداروں اور نمائندگان نے فیتہ کاٹتے ہوئے اس ڈسپنسری کا معائنہ کیا۔ اس دوران وہاں پر آئی ہوئی افریقن عوام، کیا مرد اور کیا عورتیں سب نے اس نعمت کے اجراء پر خوشی کا اظہار قسما قسم کے نغمے اور ترانے گا کر اور اپنے روایتی طریق سے کیا۔ تقریب کے اختتام پر تمام لوگوں کی ماحضر سے تواضع بھی کی گئی۔

یاد رہے کہ اس ڈسپنسری سے پہلے بھی ملک بینن میں جماعت احمدیہ کے دو ہسپتال شہر کوتونو اور پوتونوو میں انسانیت کی خدمت میں سرگرم عمل ہیں۔ اس ڈسپنسری سے علاقہ کے پندرہ گاؤں مستفید ہوں گے۔ بینن میں ان دو مذکورہ ہسپتالوں کے بعد خلافت خامسہ کے دور کی یہ پہلی ڈسپنسری ہے جس کا نام اسی مناسبت سے "......... احمدیہ مسرور ڈسپنسری" رکھا گیا ہے۔ مقامی ٹی وی اور اخبارات نے بھی اس ڈسپنسری کے اجراء کی خبریں نشر کیں اور جماعت کے اس خدمت انسانیت کے کام کو سراہا۔ خدائے شافی اس ڈسپنسری کو حقیقتاً دارالشفاء بنا دے اور یہ مقبول خدمت کا مرکز ہو۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 19 دسمبر 2003ء)

آئیں ہم اکٹھے بیٹھ کر کھاتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اردو کلاس میں فرمایا:

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی روایت آپ کو سناؤں گا۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب محمد احمد صاحب مظہر فیصل آباد کے جو امیر تھے ان کے والد تھے۔ بہت زبردست روایتیں ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود سے تعلق بہت گہرا اور پیار کا تھا۔

حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق تھے۔ بہت غریب اور بہت مخلص ان کا نام تھا میاں نظام الدین۔ وہ بیت مبارک میں کھانے کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے وہیں کھانا تقسیم ہونا تھا۔ اس سے پہلے اور لوگ بھی آنے لگے خواجہ کمال الدین صاحب وہ وکیل تھے چوٹی کے۔ وہ ویسے بھی اپنے آپ کو بڑا اونچا آدمی سمجھتے تھے۔ میاں نظام الدین وہیں پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے جہاں مسیح موعود بیٹھا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا ذرا پیچھے ہٹ جائیں۔ پیچھے ہٹ گئے بیچارے۔ اس کے بعد کچھ اور بڑے بڑے آدمی آئے' بے چارے میاں نظام الدین پر ہی ان کا نزلہ ٹوٹتا تھا۔ میاں نظام الدین ذرا پیچھے اور پیچھے یہاں تک کہ جوتیوں میں جا کے بیٹھ گئے۔ کوئی جگہ بھی حضرت مسیح موعود کے پاس ان کو نہ ملی۔ وہ عاشق تھے کھانے کی خاطر نہیں مسیح موعود کے عشق کی خاطر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود ایسے اپنے عاشقوں کو خوب جانتے تھے۔ پتہ تھا کہ کون کتنی محبت کرتا ہے اور ان کا طریق یہی تھا کہ پاس آ کر قدموں میں بیٹھا کرتے تھے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ وہ دور کہیں جا کے بیٹھیں۔ حضرت مسیح موعود تشریف لائے تو دیکھا جائزہ لیا۔ میاں نظام الدین آپ وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ سالن کا پیالہ اور روٹی اٹھائی وہیں چلے گئے اور کہا میاں نظام الدین آئیں ہم دونوں اکٹھے بیٹھ کے کھاتے ہیں۔ اور وہاں بھی نہیں ساتھ حجرے میں الگ لے گئے۔ اس سے زیادہ پیار' اس سے زیادہ محبت آدمی کیا سوچ سکتا ہے۔ اپنے غلاموں پہ اتنا احسان ان کا اتنا قدردان۔ جو سمجھنے والے ہوں ان کے لئے صرف ایک دلیل ہی کافی ہے حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے نا ایک نشان کافی ہے۔ مگر یہ نشان بھی نہیں یہ تو ایک اظہار خلق ہے ایک روزمرہ کی عادت تھی۔ آپ کا مزاج تھا۔

(روزنامہ الفضل 15 جنوری 1999ء)

تبصرہ

دینی معلومات کا بنیادی نصاب

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان اپنی مجلس کے اراکین کی تعلیم و تربیت اور دعوت الی اللہ کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے لئے یہ کتاب "دینی معلومات کا بنیادی نصاب" ایک عرصہ سے طبع کرتی چلی آ رہی ہے۔ اگر اس کتاب کو ایک نظر میں دیکھا جائے تو اس میں عقائد، عبادات، احادیث نبویؐ، اختلافی مسائل، تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت جیسے اہم موضوعات پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔ جس کے مطالعہ سے بالخصوص انصاراللہ اور بالعموم دیگر احباب و خواتین اپنے علم میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

اس کتاب کو ابتدائی طور پر مکرم پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب سابق قائد تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے مرتب کیا تھا اور اس سے قبل اس کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان اس کتاب کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں کہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب (سابق) صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کی ہدایت کے مطابق اب اس کتاب میں 1983ء کے بعد کے احمدیت کے دور کی معلومات، خلافت رابعہ کی تحریکات اور بعض دیگر معلومات کا اضافہ کیا گیا ہے۔

اس کتاب کا پہلا باب عقائد، عبادات اور روزمرہ پیش آنے والے مسائل پر مشتمل ہے۔ جس میں نماز، روزہ زکوٰۃ اور حج وغیرہ کے مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ دوسرے باب میں منتخب احادیث نبویؐ شامل کی گئی ہیں۔ تیسرا باب اختلافی مسائل کے نام سے شامل ہے جس میں علم کلام کے بعض مسائل اور حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں موجود ہیں۔ بدرسوم اور بدعات چوتھے باب میں ہیں اور پانچواں اور آخری باب سیرت پر مشتمل ہے جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم، خلفاء راشدین، حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے گئے ہیں۔

242 صفحات کی اس کتاب کو شائع کرنے کی غرض یہ ہے کہ اراکین انصاراللہ دینی معلومات کے لحاظ سے ایک ابتدائی معیار کو پہنچ جائیں۔ گو یہ کتاب اراکین انصاراللہ کے لئے لکھی گئی ہے تاہم جہاں تک بنیادی دینی معلومات کا تعلق ہے انصار، خدام، اطفال، لجنات اور ناصرات سبھی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کتاب کو شائع کرنے والی ٹیم کو جزائے خیر عطا فرمائے اور احباب کو اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین

(ایف شمس)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35796 میں صبغت اللہ شاد ولد حبیب اللہ شاد قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد صبغت اللہ شاد ولد حبیب اللہ شاد دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 قدرت اللہ شادہ برادر موصی گواہ شد نمبر 2 حبیب اللہ شاد والد موصی

مسل نمبر 35797 میں عطیۃ الحفیظ زوجہ عرفان اکبر قوم ورک پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 43 گرام 930 ملی گرام مالیتی -/27000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1800 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عطیۃ الحفیظ زوجہ عرفان اکبر دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 اعجاز احمد ورک ولد مبارک احمد ورک دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 صفدر وحید باجوہ دارالرحمت شرقی ربوہ

مسل نمبر 35798 میں قرۃ العین نبیلہ بنت اعجاز احمد ورک قوم زمیندار ورک پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 25-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 46.920 گرام مالیتی -/27500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ قرۃ العین نبیلہ بنت اعجاز احمد ورک دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد رفیق خان شہزادہ ولد محمد شاہزادہ خان مرحوم دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 صفدر وحید ولد چوہدری صا۔ب خان دارالرحمت شرقی ربوہ

مسل نمبر 35800 میں راجہ مقصودہ شاہین زوجہ مشہود احمد طور قوم راجپوت راجہ پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-7-03 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/15000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 8 تولے مالیتی -/59264 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مقصودہ شاہین زوجہ مشہود احمد طور کوارٹر تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد طور خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمود احمد انیس ولد غلام محمد کوارٹر تحریک جدید ربوہ

مسل نمبر 35801 میں امۃ الہادی زوجہ مسعود احمد مقصود قوم رانجھا پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر احاطہ قصر خلافت ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر -/12000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 32 گرام 490 ملی گرام مالیتی -/19500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ الہادی زوجہ مسعود احمد مقصود کوارٹر احاطہ قصر خلافت ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد لطیف احمد ولد میاں نور محمد کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 مسعود احمد مقصود خاوند موصیہ

مسل نمبر 35802 میں محمد احمد فہیم ولد محمد اشرف خان قوم ککے زئی پیشہ مربی سلسلہ عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ 5 مرلے واقع دارالفتوح غربی ربوہ مالیتی -/130000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4692 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد احمد فہیم ولد محمد اشرف خان دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 کلیم احمد طاہر وصیت نمبر 26138 گواہ شد نمبر 2 مقصود احمد قمر ولد شیخ غلام نبی مرحوم کوارٹر تحریک جدید ربوہ

مسل نمبر 35803 میں سلطان احمد ناصر ولد میاں غلام احمد قوم ڈھڈی پیشہ کارکن مدرسۃ الحفظ عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالشکر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 19-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3273 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سلطان احمد ناصر ولد میاں غلام احمد دارالشکر ربوہ گواہ شد نمبر 1 منظور احمد ریحان وصیت نمبر 31245 گواہ شد نمبر 2 سید عبدالجبار ولد حیدر علی شاہ دارالشکر ربوہ

مسل نمبر 35804 میں امۃ الکافی زوجہ سلطان احمد ناصر قوم ڈھڈی پیشہ کارکن فضل عمر۔ عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالشکر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 19-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 42 گرام 540 ملی گرام مالیتی -/25524 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3220 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الکافی زوجہ سلطان احمد ناصر دارالشکر ربوہ گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد ناصر وصیت نمبر 21851 گواہ شد نمبر 2 سیف الرحمٰن سیفی وصیت نمبر 33145

مسل نمبر 35805 میں زاہدہ اشرف بنت محمد اشرف قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 22-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 14 گرام 508 ملی گرام مالیتی -/10350 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ زاہدہ اشرف بنت محمد اشرف دارالفتوح ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد اشرف والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام اسلام دارالفتوح ربوہ

مسل نمبر 35806 میں روبینہ کوثر زوجہ ظہیر الدین عابد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 12-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/20000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 4 تولے 9 ماشے مالیتی -/35472 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ روبینہ کوثر زوجہ ظہیر الدین عابد طاہر آباد جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 شاہ محمد حامد گوندل وصیت نمبر 19781 گواہ شد نمبر 2 ظہیر الدین عابد خاوند موصیہ

مسل نمبر 35807 میں صدیق احمد ولد علی احمد قوم جٹ پیشہ دوکانداری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد رحمان ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 26-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ پلاٹ بمعہ مکان رقبہ 10 مرلے مالیتی -/350000 روپے۔ بینک میں جمع نقد رقم -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت پنشن و دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد صدیق احمد ولد علی احمد نصیر آباد رحمان ربوہ گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد طاہر ولد رفیق احمد نصیر آباد رحمان ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد اعظم لسکانی ولد یار محمد خان نصیر آباد رحمان ربوہ

مسل نمبر 35808 میں فخر احمد ولد چوہدری لیاقت علی قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد رحمان ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 27-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فخر احمد ولد چوہدری لیاقت علی نصیر آباد رحمٰن ربوہ گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد طاہر ولد رفیق احمد نصیر آباد رحمان ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمود احمد نصیر آباد رحمان ربوہ

مسل نمبر 35809 میں رفیق احمد ولد حمید احمد قوم سلن جٹ پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد رحمان ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 2-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رفیق احمد ولد حمید احمد نصیر آباد رحمان ربوہ گواہ شد نمبر 1 نصیر آباد طاہر ولد رفیق احمد طاہر نصیر آباد رحمٰن ربوہ گواہ شد نمبر 2 عبدالخالق خان ولد عبدالکریم خان نصیر آباد رحمان ربوہ

مسل نمبر 35810 میں عبدالخالق خان ولد عبدالکریم خان قوم بلوچ پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد رحمان ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 27-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالخالق خان ولد عبدالکریم خان نصیر آباد رحمان ربوہ گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد طاہر ولد رفیق احمد نصیر آباد رحمان ربوہ گواہ شد نمبر 2 رفیق احمد ولد حمید احمد نصیر آباد رحمان ربوہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالمجید صاحب ربوہ لکھتے ہیں۔ میری والدہ مکرمہ نواب بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرؤف صاحب مرحوم مورخہ 19 جنوری 2004ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں مورخہ 21 جنوری 2004ء کو بیت المہدی میں بعد نماز عصر مکرم محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں دعا کرائی۔ آپ چھوٹی عمر سے ہی تہجد گزار اور عبادت گزار تھیں۔ غریبوں کی امداد کرتی رہتی تھیں۔ دو سال قبل مرحومہ کے بیٹے مکرم جاوید اقبال صاحب اور بیٹی مکرمہ قیصرہ صاحبہ نے ان کو عمرہ کرایا اور دائیں بائیں سے سہارا دے کر صفا مروہ کے درمیان چکر لگوائے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے بلندی درجات کیلئے دعا کریں اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل اور مرحومہ کی نیکیوں کے وارث بننے کیلئے دعا کریں۔

ولادت

مکرم مبشر احمد قمر صاحب کارکن دفتر آڈٹ تحریک جدید ربوہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 22 جنوری 2004ء کو پہلی دو بیٹیوں سے نوازا ہے۔ بچیاں وقف نو کی تحریک میں شامل ہیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کے نام امۃ المصور اور منصورہ عطا فرمائے ہیں۔ بچیاں مکرم غلام رسول صاحب مرحوم دارالنصر وسطی کی پوتیاں اور مکرم عبدالمجید طارق صاحب مرحوم سابق میل نرس فضل عمر ہسپتال کی نواسیاں ہیں۔ احباب سے درخواست ہے، دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچیوں کو صحت مند، نیک، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

اعلان داخلہ

آرمی ٹیکنیکل کیڈٹ سکیم کے تحت Nust کے ساتھ منسلک ملٹری کالجوں میں بطور تکنیکی کیڈٹ داخلہ کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ داخلہ 25 فروری 2004ء تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 27 جنوری 2004ء۔

داؤد کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی کیمیکل، الیکٹرانکس، میٹالرجیکل، انڈسٹریل انجینئرنگ اور آرکیٹیکچر میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 21 فروری 2004ء تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 27 جنوری 2003ء۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرم رانا عبدالغفور صاحب باب الابواب کے بیٹے مکرم عرفان احمد صاحب کو موٹر سائیکل سے گرنے کی وجہ سے شدید چوٹیں آئی ہیں۔ بچہ بولنے سے معذور ہے احباب سے اس کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم انوار الحق صاحب شعبہ مال دارالذکر لاہور سائیکل سے پھسلنے اور ہاتھ پر چوٹ لگی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب سبزہ زار لاہور کی بیگم صاحبہ جوڑوں کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب سیکرٹری ضیافت حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن کی والدہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ کا کینیڈا میں آنکھوں کا آپریشن ہوا ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ جمیلہ طارق صاحبہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے ماموں شدید بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

مکرم محمد جلیل احمد صاحب بابت ترکہ مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب

مکرم محمد جلیل احمد صاحب حال مقیم یو۔کے نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ/مکان نمبر 20/3 دارالنصر غربی رقبہ 10 مرلہ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ/مکان میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) مکرم رشید احمد صاحب (پسر)
(2) مکرم محمد جلیل احمد صاحب (پسر)
(3) مکرم جمیل احمد صاحب (پسر)
(4) مکرم محمد منیر احمد صاحب (پسر)
(5) محترمہ شفقت جہاں صاحبہ (دختر)
(6) محترمہ رفعت جہاں صاحبہ (دختر)
(7) محترمہ زینب حمید صاحبہ (دختر)
(8) محترمہ حشمت طاہر صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 9رفروری 2004ء

12-15 a.m عربی سروس
1-15 a.m گلشن واقفین نو
2-20 a.m مجلس سوال وجواب
3-20 a.m تقریر۔مکرم حافظ مظفر احمد صاحب
3-55 a.m سوال وجواب اردو
5-05 a.m تلاوت،درس ملفوظات،خبریں
5-55 a.m بچوں کا پروگرام
6-30 a.m سوال وجواب
7-35 a.m کوئز۔روحانی خزائن
8-20 a.m فرانسیسی سروس
9-25 a.m کوئز۔خطبات امام
9-55 a.m گلشن واقفین نو
11-05 a.m تلاوت،خبریں
11-30 a.m لقاءمع العرب
12-30 p.m چائنیز سیکھئے
1-00 p.m چائنیز سروس
1-35 p.m مجلس سوال وجواب
2-35 p.m کوئز۔خطبات امام
3-05 p.m انڈونیشین سروس
4-05 p.m زندہ لوگ
4-25 p.m سفر ہم نے کیا
5-05 p.m تلاوت،درس ملفوظات،خبریں
5-45 p.m مجلس سوال وجواب
6-50 p.m بنگلہ سروس
7-50 p.m فرانسیسی سروس
8-50 p.m فرانسیسی سیکھئے
9-50 p.m جرمن سروس
11-05 p.m لقاءمع العرب

منگل 10رفروری 2004ء

12-05 a.m عربی سروس
1-05 a.m کارٹون
1-40 a.m مجلس سوال وجواب
2-45 a.m کوئز خطبات امام
3-30 a.m زندہ لوگ
3-55 a.m فرانسیسی سروس
5-00 a.m تلاوت،انصار سلطان القلم
6-00 a.m چلڈرنز کارنر
6-30 a.m مجلس سوال وجواب
7-45 a.m تاریخ احمدیت
8-20 a.m اجتماع آسٹریلیا 2003ء
9-00 a.m لجنہ میگزین
9-50 a.m ملاقات پروگرام
11-00 a.m تلاوت،خبریں
11-30 a.m لقاءمع العرب
12-50 p.m سفر ہم نے کیا
1-10 p.m لجنہ میگزین
2-05 p.m مجلس سوال وجواب
3-15 p.m انڈونیشین سروس
4-20 p.m تاریخ احمدیت
5-05 p.m تلاوت،انصار سلطان القلم،خبریں
5-55 p.m مجلس سوال وجواب
7-10 p.m بنگلہ سروس
8-25 p.m ملاقات
9-35 p.m فرانسیسی سروس
9-55 p.m جرمن سروس
11-05 p.m لقاءمع العرب

بدھ 11رفروری 2004ء

12-15 a.m عربی سروس
1-20 a.m تاریخ احمدیت
2-20 a.m مجلس سوال وجواب
3-10 a.m اجتماع آسٹریلیا
3-50 a.m ملاقات
5-05 a.m تلاوت،درس ملفوظات،خبریں
6-00 a.m بچوں کا پروگرام گلدستہ
6-30 a.m مجلس سوال وجواب
7-35 a.m ہماری کائنات
8-10 a.m تقریر
8-50 a.m سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
9-35 a.m سفر ہم نے کیا
10-00 a.m خطبہ جمعہ 26رمئی 1989ء
11-00 a.m تلاوت،خبریں
11-30 a.m لقاءمع العرب
12-40 p.m سواحیلی سروس
1-45 p.m سوال وجواب
2-45 p.m سفر ہم نے کیا
3-15 p.m انڈونیشین سروس
4-25 p.m سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
5-05 p.m تلاوت،درس ملفوظات،خبریں
6-00 p.m مجلس سوال وجواب
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m خطبہ جمعہ 26 مئی 1989ء
9-00 p.m فرانسیسی سروس
10-05 p.m جرمن سروس
11-05 p.m لقاءمع العرب

اعلان داخلہ

یونیورسٹی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ یونیورسٹی آف ایریڈ ایگریکلچر راولپنڈی نے پی ایچ ڈی ایجوکیشن میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 28 فروری 2004ء تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 21 جنوری 2004ء۔

(نظارت تعلیم)

الفردوس گارمنٹس Af
شرٹس۔ڈریس شرٹ،ڈریس
پینٹ جینز اور مکمل بچگانہ ورائٹی
پروپرائیٹر: حامد علی خان
85۔نیو انارکلی۔لاہور فون: 7324448

ربوہ پراپرٹی سنٹر کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
Office:04524-213550 Res:212826
پروپرائٹر: چوہدری عامر گوپے راہ ابن چوہدری بشیر احمد گوپے راہ

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات خریدنے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
گولبازار ربوہ فون:04524-213160

احمد باغ سکیم راولپنڈی میں پلاٹ فروخت کرنے کیلئے رجوع فرمائیں۔
رابطہ: ڈاکٹر افتخار احمد
فون: 051-2212127
موبائل:0333-5131261

25 سال سے آپ کی خدمت میں پیش پیش
لاہور،اسلام آباد،کراچی،ڈیفنس کراچی،ڈیفنس لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
برانچ 10۔حمزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون 7441210۔موبائل-0300-8458676
چیف ایگزیکٹو۔ڈاکٹر چوہدری زاہد فاروق
زاہد اسٹیٹ ایجنسی
ہیڈ آفس۔41 گراؤنڈ فلور۔4بلاک کمرشل گول پلازہ۔انرکل DHA
فون آفس:-5740192 موبائل-0300-8458676
چیف ایگزیکٹو: چوہدری عمر فاروق

AHMAD MONEY CHANGER
AMC
Deals in: All Foreign currencies,Bank Drafts,T.T,FEBC,Encashment Certificate
State Bank Licence # Fel (c)/15812-P-98
B-1 Raheem Complex,Main Gulberg II,Lahore
Tel#5713728.5713421. 5750480 .5752796 Fax#5750480

سی پی ایل نمبر 29

مکان برائے فروخت
مکان برائے فروخت واقع دارالعلوم غربی صادق نیا تعمیر شدہ رقبہ 10 مرلہ،ڈبل سٹوری 4 بیڈروم،کچن اٹیچ باتھ گیراج گیس بجلی،گرم پانی اور ہر قسم کی سہولت
برائے رابطہ منصور احمد مظفر
فون نمبر: 04524-211240-211091

اب آئس کریم کے ساتھ ساتھ
چکن شامی، بیف شامی چکن برگر بیف برگر
توانائی سے بھرپور ٹھنڈا دودھ
ذائقے اور معیار پر ہمیشہ سے حاوی
ملان آئس کریم اینڈ کباب شاپ
گولبازار ربوہ۔فون:213214